

آستانہ حسن و جمال بر فقیرانہ صدا

آغا شورش کاشمیری

بارگاہ رسالت میں ایک عاشق کا دردانہ عقیدت، ایک خوب صورت ادبی شاہکار

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مطہرہ کا ذکر کرتے ہوئے ایک انسان کو جو افتخار اور مسرت حاصل ہوتی ہے، حقیقت یہ ہے کہ ان الفاظ میں اس کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا، ذرا غور فرمائیے، جس ذات اقدس کی تعریف و ثنا خود رب ذوالجلال نے کی ہو، کلام اللہ جس کے اوصاف و محاسن پر بولتا ہو، فرشتے صبح و شام جس پر درود بھیجتے ہوں اور جس کا نام لے لے کر ہر دور میں ہزاروں انسان زندگی کے مختلف گوشوں میں زندہ جاوید ہو گئے ہوں، اس رحمۃ للعالمین کے بارے میں کوئی شخص اپنے قلم و زبان کی تمام فصاحتیں اور بلاغتیں بھی یکجا کر لے اور ممکن ہو تو آفتاب کے اوراق پر کرنوں کے الفاظ سے مدح و ثناء کی عبارتیں بھی لکھتا رہے، یا مہتاب کی لوح پر ستاروں سے عقیدت و ارادت کے نگینے جڑتا رہے، تب بھی حق ادا نہ کر سکے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو کسی بھی انسانی سند کی ضرورت نہیں، حقیقت یہ ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے انسان اپنے ہی لئے کچھ حاصل کرتا ہے، جس نسبت سے تعلق خاطر ہوگا، اسی نسبت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ایک ایسی متاع بنتا چلا جائے گا کہ زبان و بیان کی دنیا اس کی تصویریں بنانی نہیں سکتیں، جن لوگوں نے، اور ان کی تعداد لامحدود ہے، جس واسطے سے سردارانِ نبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری دی ہے، وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ انہوں نے اپنے دل و دماغ یا روح و نظر کا نذرانہ پیش کرتے وقت اس دربار کی رونق میں کوئی اضافہ کیا ہے، اس بیخ پر سوچنا بھی سوء ادب ہے، حقیقت یہ ہے کہ ظہورِ قدسی سے لے کر آج تک بارگاہ رسالت میں حاضر ہونے والا ہر شخص اپنے مقام و مرتبہ کی تشکیل کرتا رہا ہے۔

کتنے انسان اس خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت کیا سے کیا ہو گئے، پھر یہ سلسلہ چودہ سو برس سے رکنا نہیں، جاری

ہے، آندھیاں آتی رہیں، طوفان اٹھتے رہے، سیلاب موجزن ہوئے، بادلوں نے گرجنا شروع کیا، بجلیاں کوندتی رہیں، صرصر نے صبا کو روکا، خزاں نے بہار کا نشین لوٹا، پھول بادِ سموم کا لقمہ ہو گئے، لیل و نہار کی گردِ شیں رک گئیں، زمانہ ٹھہرنا رہا، صبح کا چہرہ بارہا داس ہوا، شام لہو لہان ہو گئی، رات کے دل میں خنجر تر از دو ہوئے، تاریخ نے پلٹے کھائے، سلطنتیں بن گزریں، حکومتیں تہس نہس ہو گئیں، عروج و زوال کے سینکڑوں نقشے سامنے آئے، تخت و تاج اچھلتے رہے، انقلاب کا سیل بہتا رہا، سورج نے طلوع و غروب کی ہزاروں پستیاں اور بلندیاں دیکھیں، لیکن سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے نوعِ م انسان کی حلقہ بگوشی کا سلسلہ منقطع نہ ہوا، تاریخ اٹھائے اور ورق پہ ورق پلٹے، معلوم ہوگا کہ ایک ذات نے چودہ صدیوں میں کروڑوں انسانوں کو نشوونما دی، بالا و بلند کیا، دوام بخشا اور صرف ایک نسبت کی بدولت قیامت تک زندہ کر ڈالا، پھر یہ محض عقیدت کی بات نہیں، ارادت کا تذکرہ نہیں، اخلاص کا افسانہ نہیں، شوق کی دھن نہیں، عشق کا راگ نہیں، حسن کی ثناء نہیں، تحریف کا لہجہ یا ثناء کا زمرہ نہیں، ہر ایک بات نئی تلی، صاف ستھری اور بولتی چالشی شہادت کے ساتھ موجود ہے۔

اس وقت کرۂ ارضی پر مسلمان ہی ایک ایسی قوم ہے جو از روئے قرآن تمام انبیاء و مرسلین پر عقیدہ و ایمان رکھتی ہے، وہ مختلف قوموں کے ان پیغمبروں کی بھی تصدیق کرتی ہے جن کے بارے میں ان کی پیروکار تو میں صرف قیاسی تذکرہ اور ظنی روایتوں پر یقین رکھتی ہیں، جن کی مقدس کتابیں خود ان کے ہاتھوں تحریف کا شکار ہوئی ہیں اور جن کی اصلیتوں میں حک و اضافہ ہوا ہے، جن کے مذاہب زمانہ قبل از تاریخ کی نذر ہو گئے، لیکن محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلام واحد دین ہے جس نے تاریخ کی بھی حفاظت کی ہے اور جس کی ایک ایک ادا تاریخ نے محفوظ رکھی ہے۔

کوئی دین اور کوئی پیغمبر تاریخ کی شاہراہ سے اس طرح نہیں گزرا جس طرح ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم گزرے ہیں، تاریخ نے ان کی رکاب تھامی اور علم نے ان کے قدم چومے ہیں، یہ محض دعویٰ نہیں حقیقت ہے، ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اقدس کا اقتضا یہی تھا کہ اس کا ایک ایک لفظ، ایک ایک حرف، ایک ایک شوشہ، ایک ایک نقطہ محفوظ ہو جاتا اور یہ سب کچھ محفوظ ہو گیا، پھر یہ التزام ان کے بارے میں ہی نہیں، بلکہ جن لوگوں نے ان کا ساتھ دیا، جو ان کے ساتھ رہے، مثلاً ان کے ساتھ ان کے اہل بیت، ان کی بیویاں اور ہماری مائیں، ان کے جاں نثار، ان کے خادم اور ہمارے مخدوم حتیٰ کہ ان کے دشمن بھی اپنی تمام کارگزاریوں کے ساتھ تاریخ کے تذکرہ میں موجود ہیں، پھر یہ قافلہ آج تک چل رہا ہے، اس قافلے میں جلیل المرتبت صحابہؓ ہیں کہ تاریخ ان کے پاؤں کو بوسہ دے کر ٹھکتی ہے، تابعین بھی ہیں کہ تذکرے ان کی روایتوں سے جگمگاتے ہیں، تبع تابعین بھی ہیں کہ عقل ان سے عشق کی بھیک مانگتی ہے، ائمہ بھی ہیں کہ شہادت ان کے ساتھ ساتھ چلتی ہے، فقیہ بھی ہیں کہ آستانہ رسالت پر کھکول لے کر کھڑے ہیں، محدث بھی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس ہونٹوں کی صدا میں چنتے ہیں، عالم بھی ہیں کہ نقوش قدم کے تعاقب میں چلے جاتے ہیں، مشائخ کی بھیڑ ہے، اہل اللہ کا ہجوم ہے، عابدوں کا حلقہ ہے، پھر اسی پر اکتفا نہ کیجئے، بڑھتے چلئے، فاتحین کا لاؤ لشکر ہے، جاں بازوں کی فوج ظفر موج ہے،

سپہ سالاروں کا انبوه ہے، شہنشاہوں کا غول ہے، کیسے کیسے لوگ خانہ زادوں میں ہیں اور کس کس عجز سے جھکتے چلے جاتے ہیں، زبانوں میں تاثیر ہے تو اس نام سے، قلم میں ولولہ ہے تو اس ذکر سے، زبان میں بانگن ہے تو اس خیال سے، دل میں سرور ہے تو اس تصور سے، دماغ میں حسن ہے تو اس جمال سے، آنکھوں میں نور ہے تو اس ظہور سے۔

یہ آج کی دنیا جو سائنس کی بدولت کہاں سے کہاں نکل گئی ہے اور تمام ملکوں کی زمین سمٹ کر ایک ذمی وفاق بن گئی ہے، بزم خویش ترقی کی اس منزل میں ہے کہ فکر و نظر کے معیار ہی بدل گئے ہیں لیکن بڑا انسان بننے کے لئے جن عالمگیر سچائیوں کی ضرورت ہوتی ہے، وہ علم و فلسفہ کی تمام منزلیں قطع کرنے کے باوجود ابھی پرانی ہیں اور اتنی پرانی ہیں جتنی کہ یہ کائنات پرانی ہے، ہمارے زمانے کے عظیم ترین مغربی مورخ ”فلپ حتی“ نے یوں ہی نہیں کہا تھا کہ

”تمام دنیا کی مائیں ہر روز جتنے بچے پیدا کرتی ہیں، ان میں ایک بہت بڑی تعداد ان بچوں کی ہوتی ہے جن کے والدین ان کا نام پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نام پر رکھتے ہیں اور اس انداز سے رکھتے ہیں کہ اس میں حلقہ بگوشہ کا ناز پایا جاتا ہے یا پھر یہ نام اس عالیشان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اعزہ و اقرباء کے نام پر ہوتے ہیں جو ان کے پیروکار تھے اور ان کی بدولت مختلف رشتوں کے باعث زندہ جاوید ہو گئے، محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کسی پیغمبر کو یہ خصوصیت حاصل نہیں ہوئی اور نہ کوئی امت کرۂ ارضی پر ایسی موجود ہے، جو اپنے پیغمبر اور ان کی آل پر شب و روز کے ہر حصے میں اس توازن و تسلسل کے ساتھ درود و سلام بھیجتی ہو۔“

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اس کج معنی کی گتہ گار زبان سے اس آستانہ حسن و جمال پر ایک فقیرانہ صدا ہے، عجب نہیں یہی تو شہ آخرت ہو:

سبحان الله ما أجمعك ما أحسنك ما أكملك

مساجد و مدارس کے منتظمین حضرات
متوجہ ہوں ہر قسم کے خراب و اثر کو لکر (پانی ٹھنڈا کرنے کی مشین)

اچھی قیمت پر فروخت کرنے کے لیے رابطہ کریں۔

نیز پرانے فریج، ڈیپ فریج، فریج بھی خریدے جاتے ہیں

رابطہ : 0332-8839450

اوقات کار : صبح 10 بجے سے شام 4 بجے تک

ایڈریس : 5-E4 کمرشل ایریا شاہپ نمبر 9 ناظم آباد کراچی